© rasailojaraid.com

فرقہ بندی

مسلمانوں میں نماز پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں۔ ایک شخص سینے پر ہاتھ باندھتا ہے' دوسرا ناف پر باندھتا ہے۔ ایک شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے' دوسرا نہیں پڑھتا۔ ایک شخص آمین زور سے کہتا ہے' دوسرا آہستہ کہتا ہے۔ ان میں سے ہر شخص جس طریقے پر چل رہا ہے' یہی سمجھ کر چل رہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اس لیے نماز کی صورتیں مختلف ہونے کے باوجود دونوں حضورؐ ہی کے پیرو ہیں۔ مگر جن ظالموں نے شریعت کے ان مسائل کو دین سمجھ رکھا ہے انھوں نے محض ان ہی طریقوں کے اختلاف کو دین کا اختلاف سمجھ لیا' اپنی جماعتیں الگ کر لیں' اپنی مسجدیں الگ کر لیں۔ ایک نے دوسرے کو گالیاں دیں' مسجدوں سے مار مار کر نکال دیا' مقدمے بازیاں کیں' پارٹی بندیاں کیں' اور رسولؐ اللہ کی امت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

اس سے بھی لڑنے اور لڑانے والوں کے دل ٹھنڈے نہ ہوئے' تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک نے دوسرے کو کافر اور فاسق اور گمراہ کہنا شروع کر دیا۔ ایک شخص قرآن سے یا حدیث سے ایک بات اپنی سمجھ کے مطابق نکالتا ہے' تو وہ اس کو کافی نہیں سمجھتا کہ جو کچھ اس نے سمجھا ہے اس پر عمل کرے' بلکہ یہ بھی ضروری سمجھتا ہے کہ دوسروں سے بھی اپنی سمجھ زبردستی تسلیم کرائے' اور اگر وہ اسے تسلیم نہ کرے تو ان کو خدا کے دین سے خارج کر دے۔

آپ مسلمانوں میں حنفی' شافعی' اہل حدیث وغیرہ جو مختلف مذہب دیکھ رہے ہیں' یہ سب قرآن و حدیث کو آخری سند مانتے ہیں اور اپنی اپنی سمجھ کے مطابق وہیں سے احکام نکالتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک کی سمجھ صحیح ہو اور دوسرے کی سمجھ غلط---- لیکن کسی شخص کی سمجھ کا غلط ہونا اور بات ہے اور اس کا دین سے خارج ہونا دوسری بات۔ اپنی اپنی سمجھ کے مطابق شریعت پر عمل کرنے کا ہر مسلمان کو حق ہے۔ اگر ۱۰ مسلمان ۱۰ مختلف طریقوں پر عمل کریں' تو جب تک وہ شریعت کو مانتے ہیں' وہ سب مسلمان ہی ہیں' ایک ہی امت ہیں' ان کی جماعتیں الگ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ مگر جو لوگ اس چیز کو نہیں سمجھتے وہ انھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر فرقے بناتے ہیں' ایک دوسرے سے کٹ جاتے ہیں' اپنی نمازیں اور مسجدیں الگ کر لیتے ہیں' ایک دوسرے سے شادی بیاہ' میل جول اور ربط و ضبط بند کر دیتے ہیں' اور اپنے اپنے ہم مذہبوں کے جتھے اس طرح بنا لیتے ہیں کہ گویا ہر جتھہ ایک الگ امت ہے (''دین اور شریعت'' ابوالاعلیٰ مودودی' جلد ۱۷' عدد ۱' ۲' ۳' رجب' شعبان' رمضان ۱۳۵۹ھ ' ستمبر' اکتوبر' نومبر ۱۹۴۰ء' ص ۸۰-۸۱)۔

© rasailojaraid.com